سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

(جمعرات7، جمعتہ المبارک8، سوموار11، منگل12، بدھ13، جمعرات14-مارچ، جمعرات11-اپریل2019)

(یوم الخمیس29، یوم الجمع30- جمادی الثانی، یوم الاثنین3، یوم الثلاثہ4، یوم الاربعاء5، یوم الخمیس6-رجب المرجب 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں، آٹھواں اجلاس

جلد7 (حصہ سوئم): شمارہ جات : 12 تا 17

جلد8

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

ساتواں اجلاس

جمعرات،7۔مارچ2019

جلد 7:شمارہ 12

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	-----------	761
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	763
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	764
	پوائنٹ آف آرڈر		
4۔	معزز ممبران اسمبلی اور ملازمین صوبائی اسمبلی پنجاب کو ادویات جاری کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	-----------	765

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
5۔	سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کا علاج ان کے معالج سے کروانے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	-----------	768
	سوالات (محکمہ مال و کالونیز)		
6۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	782
7۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	788
8۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	790
	توجہ دلاؤ نوٹس		
9۔	لاہور کے مختلف علاقوں میں ڈکیتی کی وارداتیں	-----------	794
	تحاریک استحقاق		
10۔	نشان زدہ سوال نمبر 907 کا غلط جواب	-----------	796
	تحاریک التوائے کار		
11۔	ضلع راولپنڈی کے سکولوں میں تعینات اساتذہ کو ہارڈ ایریا الاؤنس دینے کا مطالبہ	-----------	798
	پوائنٹ آف آرڈر		
12۔	سٹینڈنگ کمیٹیوں کے الیکشن میں حزب اختلاف کے ممبران کو اطلاع نہ دینا	-----------	800
13۔	قواعد کے مطابق پری بجٹ بحث کے دوران سیکرٹری خزانہ کو آفیشلز گیلری میں لانے کا مطالبہ	-----------	803

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعتہ المبارک،8-مارچ2019	
	جلد 7: شمارہ 13	
14-	ایجنڈا -----------	807
15-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	809
16-	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	810
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)	
17-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	811
18-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	839
19-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	841
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
20-	مسودہ قانون پاکستان گڈنی، لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر 2019 کے بارے میں مجلس قائمہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	849
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
21-	سابق حکومت کی جانب سے غیر ضروری اور مجرمانہ تاخیر کی وجہ سے 08-2007 کی جاری سکیموں کی لاگت کا کئی گنا بڑھنے کے مسئلہ کو زیر غور لانا -----------	850
22-	تحریک التوائے کار نمبر 248/19 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 3 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	851
23-	تحریک التوائے کار نمبر 119/18 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	852

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
24۔	سٹینڈنگ کمیٹیوں کے الیکشن میں حزب اختلاف کے ممبران کو اطلاع نہ دینا -----------	853
25۔	تحصیل یزمان کے چک نمبر22کی رہائشی 13سالہ کرسچین لڑکی کا اغواء اور شادی -----------	956
26۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	858
	قرارداد	
27۔	خواتین کے عالمی دن کے موقع پر پاکستان اور دنیا بھر کی خواتین کو اپنے حقوق کی خاطر جدوجہد کرنے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا -----------	859
	سوموار، 11-مارچ2019	
	جلد 7:شمارہ 14	
28۔	ایجنڈا -----------	885
29۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	887
30۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	888
	سوالات (محکمہ لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ)	
31۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	889
32۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	901
33۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	904
	توجہ دلاؤ نوٹس	
34۔	لاہور: ہنجروال میں ڈاکوؤں کی گھر میں لوٹ مار سے متعلقہ تفصیلات -----------	914

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
35۔	گوجرانوالہ: سانول نامی شہری کے قتل اور اس کی والدہ کو شدید زخمی کرنے سے متعلقہ تفصیلات	-----------	916
	تحاریک التوائے کار		
36۔	گوجر خان میں قائم ٹراما سنٹر کو فنکشنل کرنے کا مطالبہ	-----------	917
37۔	ضلع راولپنڈی کے سکولوں میں تعینات ٹیچرز کو ہارڈ ایریا الاؤنس دینے کا مطالبہ (---جاری)	-----------	919
38۔	تحصیل تاندلیانوالہ کے بارہ دیہات نہری پانی سے محروم	-----------	923
	سرکاری کارروائی		
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)		
39۔	مسودہ قانون آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019	-----------	924
	بحث		
40۔	پری بجٹ بحث	-----------	924
	پوائنٹ آف آرڈر		
41۔	محکمہ انٹی کرپشن کی طرف سے عوام سے ٹیکس کی وصولی	-----------	947
42۔	پری بجٹ بحث (---جاری)	-----------	948
	پوائنٹ آف آرڈر		
43۔	محکمہ انٹی کرپشن کی طرف سے عوام سے ٹیکس کی وصولی (---جاری)	-----------	952
44۔	پری بجٹ بحث (---جاری)	-----------	955

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	منگل،12-مارچ2019	
	جلد 7: شمارہ 15	
45-	ایجنڈا -----------	967
46-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	971
47-	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	972
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
48-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	973
49-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	992
	تحاریک التوائے کار	
50-	ورکرز ویلفیئر بورڈ گوجرانوالہ میں زیر التواء درخواستیں نمٹانے میں تاخیر -----------	998
51-	جام پور سمیت گوپانگ کالونی میں سیوریج سسٹم کی عدم موجودگی -----------	1000
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	تحریک	
52-	مسودہ قانون (ترمیم) قوانین عوامی نمائندگان پنجاب 2019 کو متعارف کرانے کے لئے اجازت کی تحریک -----------	1001
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
53-	مسودہ قانون (ترمیم) قوانین عوامی نمائندگان پنجاب 2019 -----------	1002
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
54-	سرکاری سکولوں کی ایک کلاس میں طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ چالیس رکھنے کا مطالبہ (---جاری) -----------	1002

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
55-	نجی کلینکس میں ڈاکٹرز کی فیس فکس کرنے کا مطالبہ (---جاری)	-----------	1003
56-	کلام اقبال کو تعلیمی نصاب کا لازمی جز قرار دینے کا مطالبہ (---جاری)	-----------	1004
57-	خواتین اساتذہ کو دودھ پیتے بچے ساتھ لانے کی اجازت کا مطالبہ (---جاری)	-----------	1005
58-	میونسپل کمیٹی ماموں کانجن میں جدید سہولتوں سے آراستہ ہسپتال قائم کرنے کا مطالبہ (---جاری)	-----------	1006
59-	یونیورسٹی میں داخلہ کے وقت مناسب کونسلنگ نہ ہونے کی وجہ سے طلباء وطالبات کا تعلیمی نقصان (---جاری)	-----------	1007
60-	پولیو کی روک تھام کے لئے فوری اقدامات کرنے کا مطالبہ (---جاری)	-----------	1009
61-	معاشی ترقی کے لئے زرعی اور صنعتی شعبے کو زیادہ سے زیادہ سہولیات دینے کا مطالبہ (---جاری)	-----------	1011
62-	قومی کھیل ہاکی کو زوال سے نکالنے کے لئے فنڈز کے اجراء کا مطالبہ (---جاری)	-----------	1012
63-	پولیو سے بچاؤ کے لئے آگاہی مہم چلانے کا مطالبہ (---جاری)	-----------	1013
64-	کھیت مزدوروں کے لئے بجٹ میں کثیر رقم مختص کرنے کا مطالبہ	-----------	1014
65-	تحصیل بھیرہ میں جوڈیشل کمپلیکس اور جوڈیشل کالونی تعمیر کرنے کا مطالبہ	-----------	1017
66-	بچوں کے خلاف بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے مستحکم چائلڈ پالیسی بنانے کا مطالبہ	-----------	1018
67-	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	1022
	قرارداد		
68-	سابق وزیر جناب محمد ارشد خان لودھی (مرحوم) کی وفات پر		

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	گہرے رنج وغم کا اظہار -----------	1023
69-	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	1027
	قرارداد	
70-	ونگ کمانڈر جناب منان علی خان اور سکوارڈن لیڈر جناب محمد حسن صدیقی کو بھارتی طیارے مار گرانے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا -----------	1030
	زیرو آر نوٹس	
71-	پتنگ بازی پر پابندی پر سختی سے عملدرآمد کرنے کا مطالبہ -----------	1033
72-	جام پور کے علاقے گوپانگ کالونی میں سیوریج سسٹم کی عدم موجودگی -----------	1034
	بدھ، 13-مارچ 2019	
	جلد 7: شمارہ 16	
73-	ایجنڈا -----------	1037
74-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	1039
75-	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	1040
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
76-	مسودہ قانون (ترمیم) قوانین عوامی نمائندگان پنجاب 2019 کے بارے میں مجلس قائمہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	1041
	سوالات (محکمہ جات امور نوجوانان وکھیلیں اور بہبود آبادی)	
77-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	1042
	تحاریک التوائے کار	

78۔	تعلیمی اداروں کی سکیورٹی کے لئے استعمال ہونے والا اسلحہ ناقص ہونے کا انکشاف	1058

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

79۔	تحصیل تاندلیانوالہ کے بارہ دیہاتوں کی نہری پانی سے محرومی	1061
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون(جو زیر غور لائے گئے)	
80۔	مسودہ قانون پاکستان کڈنی، لیور انسٹیٹیوٹ و ریسرچ سنٹر 2019	1061
81۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	1104
82۔	مسودہ قانون(ترمیم) قوانین عوامی نمائندگان پنجاب 2019	1105
	جمعرات، 14۔مارچ2019	
	جلد 7: شمارہ 17	
83۔	ایجنڈا	1109
84۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	1111
85۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1112
	سوالات(محکمہ آبپاشی)	
86۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1113
	رپورٹ(جو پیش ہوئی)	
87۔	مسودہ قانون آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019 کے بارے میں مجالس قائمہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	1120
88۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(۔۔۔جاری)	1120
89۔	نشان زدہ سوال اور اس کا جواب(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	1139

90- غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------- 1140

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	توجہ دلاؤ نوٹس	
91-	لاہور: پنجاب یونیورسٹی ہاسٹل میں درزی کا قتل -----------	1144
	تحاریک التوائے کار	
92-	پبلک پراسیکیوٹرز کو ریگولر کرنے کا مطالبہ -----------	1146
93-	الائشوں سے تیار کردہ خوردنی تیل کی فروخت پر پابندی کا مطالبہ -----------	1147
94-	ملک بھر سے لوگوں کی لاہور نقل مکانی سے مسائل میں اضافہ -----------	1148
95-	کورم کی نشاندہی -----------	1150
	سرکاری کارروائی	
96-	قواعد کی معطلی تحریک -----------	1150
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
97-	مسودہ قانون آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019 -----------	1153
98-	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ -----------	1172
	جمعرات، 11- اپریل 2019	
	جلد 8	
99-	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ -----------	1175
100-	جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ -----------	1177
101-	ایجنڈا -----------	1179
102-	ایوان کے عہدے دار -----------	1181

103۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------- 1189
104۔ نعت رسول مقبول ﷺ ----------- 1190

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
105۔	چیئر مینوں کا پینل -----------	1191
106۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	1192
	قرارداد	
107۔	وزیر اعلیٰ پنجاب کے والد سردار فتح محمد خان بزدار سابق ممبر اسمبلی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار -----------	1193
	تعزیت	
108۔	سابق ممبر اسمبلی سردار فتح محمد خان بزدار، ممبر اسمبلی محترمہ منیرہ یامین ستی کی والدہ ماجدہ، ممبر اسمبلی محترمہ رخسانہ کوثر کے والد اور ممبر اسمبلی جناب علی عباس خان کے والد کے لئے دعائے مغفرت -----------	1195
	رپورٹ (زیر التواء)	
109۔	حکومت پنجاب کے حسابات اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں موجودہ پبلک اکاؤنٹ کمیٹی نمبر2 کے سپرد کرنے اور ایک سال کے اندر رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت -----------	1196
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
110۔	سپیشل کمیٹی نمبر4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	1197
111۔	سپیشل کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	1198
	سوالات (محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
112۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	1198

حلف

113۔ نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف ----------- 1202

114۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری) ----------- 1204

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
115۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	1210
116۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	1219
	توجہ دلاؤ نوٹس	
117۔	سرگودھا: کوٹ مومن کے رہائشی طارق محمود سے 7 لاکھ روپے کی ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات -----------	1225
	تحاریک التوائے کار	
118۔	محکمہ صحت کی میو ہسپتال لاہور کے ماسٹر پلان پر عملدرآمد کرانے میں ناکامی -----------	1227
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
119۔	پرائس کنٹرول پر بحث -----------	1228
120۔	کورم کی نشاندہی -----------	1248
121۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ -----------	1249
122۔	انڈکس	

761

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 7-مارچ 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مال و کالونیز)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

پری بجٹ بحث

763

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

جمعرات،7-مارچ2019

(یوم الخمیس،29-جمادی الثانی1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12بج کر53منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَمَآ أَصَٰبَكُم مِّن مُّصِيبَةٖ فَبِمَا
كَسَبَتۡ أَيۡدِيكُمۡ وَيَعۡفُواْ عَن كَثِيرٖ ٣٠ وَمَآ أَنتُم بِمُعۡجِزِينَ
فِي ٱلۡأَرۡضِۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِيّٖ وَلَا نَصِيرٖ ٣١

سورۃ الشّوریٰ آیات 30 تا 31

اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہے سو تمہارے اپنے افعال سے اور وہ بہت سے گناہ تو معاف ہی کر دیتا ہے(30)اور تم زمین میں (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے۔ اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی دوست ہے اور نہ مددگار(31)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

جتھے مدنی دا ڈیرا اے، نی جِندڑیے چل چلئے
ایتھے کوئی نہ تیرا اے، نی جِندڑیے چل چلئے
اساں جانا مدینے نوں، ملنا عربی نگینے نوں
ہویا شوق ودھیرا اے، نی جِندڑیے چل چلئے
سوہنا درد ونڈاوے گا، سانوں گل نال لاوے گا
بھاویں سفر لمیرا اے، نی جِندڑیے چل چلئے
بوٹا آس دا کِھڑ جاوے، جے سوہناں مدنی مل جاوے
اوہدے باجھ ہنیرا اے، نی جِندڑیے چل چلئے
میرے واقف خیالاں دا، میرے محرم حالاں دا
سوہناں دردی او میرا اے، نی جِندڑیے چل چلئے

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب منیر مسیح کھوکھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ جی، منسٹر صاحبہ!

معزز ممبران اسمبلی اور ملازمین صوبائی اسمبلی پنجاب کو ادویات جاری کرنے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! آپ نے کل کہا تھا اور یہ مسئلہ بنا ہوا تھا کہ اسمبلی ممبران اور اسمبلی ملازمین کو دوائیاں نہیں ملتی، دوائیوں میں delay ہو رہی ہے اور شاید فنڈز کا مسئلہ ہے تو میں نے یہ ساری چیزیں investigate کی ہیں اور فنڈز کا کوئی problem نہیں ہے۔ اس میں ہمارے سامنے جو چیز آئی ہے وہ یہ ہے کہ پچھلی حکومت نے یہ کیا تھا، پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ ایک ادارہ ہے جو ان ساری چیزوں کو کمپیوٹرائز کرتا ہے۔

جناب سپیکر! اب ہوتا یہ ہے کہ جب ہمارے پاس ایک نسخہ آتا ہے تو وہ سروسز ہسپتال بھیجتے ہیں اور it is put on to the computers، ساتھ ہمارے پاس pre-qualified firms ہیں وہ جب نسخہ دیکھتے ہیں تو اس کے مطابق وہ کہتے ہیں کہ جو سب سے کم price میں دوائی ملتی ہے جب وہ کمپیوٹر کے اندر enter ہوتی ہے تو کئی دفعہ ہوتا یہ ہے کہ ایک price دو تین companies quote کر دیتی ہیں جس کی وجہ سے کمپیوٹر halt ہو جاتا ہے، پھر اس کو دوبارہ reboot کرنا پڑتا ہے، basically نسخہ کی وجہ سے کمپیوٹر میں glitches آ رہی ہیں اور اس وجہ سے مسلسل delay ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! اہم چیز یہ ہے کہ جیسے آپ کے سامنے میں نے کل بھی ذکر کیا تھا کہ دوائیوں کے different brands ہوتے ہیں۔ اب اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر ایک ہی نسخہ کے اندر چھ کمپنیاں اپنی different دوائیاں دیتی ہیں، ایک نے anti-hypertensive دی ہے تو ایک anti-diabetic دیتی ہے ان ساری چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ہماری طرف سے کوئی delay نہیں ہوتا اور یہ problem صرف پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی طرف سے آتی ہے اور میں نے ان کو کہا ہے کہ اس کو مسلسل حل کرنے کی کوشش کریں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، منسٹر صاحبہ! کل بھی اس پر بحث ہوئی تھی، اب یہ بڑی زیادتی ہے کہ آپ نے چھ سے سات کمپنیوں کو اس میں رجسٹرڈ کر لیا اور ان کے ارد گرد آپ کی ساری دوائیاں گھومتی ہیں۔ جب کبھی اسمبلی ملازمین کی دوائیوں کا مسئلہ ہو یا یہاں پر ہمارے ایم پی ایز کی دوائیوں کا مسئلہ ہو تو یہ سبھی کو شکایت ہے۔ چودھری ظہیر الدین! آپ بتائیں کہ پہلے اس دور میں کیا ہوتا تھا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ 2003 سے 2008 تک جو یہاں پر سسٹم تھا نہایت ادب کے ساتھ وہ میں آپ کے گوشگزار کر دیتا ہوں۔ وہ بہت simple اور بڑا foolproof تھا، اس میں کسی قسم کی embezzlement نہیں تھی اور پانچ سال کے آڈٹ کے بعد بھی کچھ نہیں تھا۔ ایک معزز ممبر جا کر وہاں پر اپنی دوائی کی prescription دیتے ہیں تو جب وہ وہاں جمع ہو جاتی ہے تو اس کے بعد وہ local purchase کر کے ایک پیکٹ بنتا ہے اور جب وہ پیکٹ بن کر آجاتا ہے تو انہیں inform کرتے ہیں کہ آپ کی دوائیاں آگئی ہیں۔ جب وہ دوائیاں آجاتی ہیں تو ان دوائیوں کی لسٹ بنی ہوتی ہے اور اس کے against لکھ دیتے ہیں کہ received as it was prescribed اس میں کسی قسم کی کوئی embezzlement نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحبہ سے عرض کروں گا کہ اس کی اجازت دے دیں تو دوائیاں بڑی آسانی سے مل جائیں گی۔ جیسے پہلے practice رہی ہے وہی practice جاری رہنی چاہئے، اگر کوئی نئی چیز اس میں induct ہو گی یا introduce کرائی جائے گی تو اس سے پھر بہت ساری قباحتیں آئیں گی۔ جو چیز ایک tested اور trusted ہے۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جی، میں پہلے گزارش کر لوں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ بیٹھ جائیں۔ چودھری مظہر اقبال! آپ بھی ایک منٹ کے لئے بیٹھ جائیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! اور وہی سسٹم جو پہلے تھا وہی on ہو جائے اس میں کبھی کوئی شکایت نہیں ہوئی اور کبھی دوائیاں لیٹ نہیں ہوئیں۔ وہ میں نے جناب کی خدمت میں گزارش کر دی ہے اور میری یہ عرض ہو گی کہ اس کو approve کر لیا جائے اور وہی سسٹم on کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! اس میں issue کیا ہے اور آپ یہ کیوں نہیں کر سکتے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں صرف آپ کو یہ بتانا چاہ رہی ہوں یہ سسٹم previous government کا چل رہا تھا اور تبھی میں نے اسی چیز کو investigate کیا کہ کیا وجہ ہے یہ دوائیاں اتنی delay ہوتی ہیں۔ یہ سب آپ کے سامنے ہے اور دو تین دفعہ اس پر بات ہو چکی ہے۔ آج میں نے سب کو بلا لیا تھا اور ساری ٹیم کے ساتھ investigate کر کے آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! اب جس طرح چودھری ظہیر الدین کہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے جی، بالکل مگر یہ کہ I will undo the system and I ensure کہ جس طرح لوکل پر چیز ہو کر پہلے پیکٹ بنتے تھے تو انشاء اللہ اس طرح کر لیں گے اور یہ میرے لئے کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! اس کا کوئی legal issue تو نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس میں کوئی legal issue نہیں ہے۔ جب ایک نسخہ چلا جاتا ہے اور وہ ڈیمانڈ جاتی ہے جس طرح چودھری ظہیر الدین نے فرمایا تو وہ آگے convey ہوتی تھی وہ پیکٹ بن کر آ جاتا

تھا اور متعلقہ ممبر کو deliver ہو جاتا تھا۔ اگر اسی طرح اس پر عملدرآمد کیا جائے تو کوئی issue نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ دوبارہ وہی نظام adopt کر لیں اور اسی پر کام شروع کر لیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اسی نظام پر عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، چودھری مظہر اقبال!

سابق وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کا علاج ان کے معالج سے کروانے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم معاملے کی دلوانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ کل ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف کی صحت کے حوالے سے speeches بھی ہوئی اور پھر ہم نے ان کے اس sensitive issue کو لے کر واک آؤٹ بھی کیا تھا لیکن بدقسمتی سے واک آؤٹ کے بعد بجائے کہ حکومتی بنچوں سے اس پر constructive روّیہ اختیار کیا جاتا لیکن اس پر باقاعدہ تضحیک آمیز روّیہ اختیار کیا گیا اور اس پر جو تقاریر ہوئیں جو میں باہر لابی میں بیٹھا سن رہا تھا۔ یہ کہا گیا کہ یہ ان کی اپنی چوائس ہے کہ شاید وہ علاج نہیں کروانا چاہتے لیکن اس کے پیچھے ایک بہت بڑا background ہے I know Mian Sahib's health personally میں ان کو follow کرتا رہا ہوں اور اصل problem یہ ہے کہ آپ خود دیکھیں کہ پچھلے چند مہینوں سے جب سے ان کی صحت کا مسئلہ بنا ہے تو آپ ان کو چار مختلف میڈیکل بورڈ میں سے گزار چکے ہیں حالانکہ ان کا main issue heart کا ہے اور بھی associated problems ہیں جن میں diabetes اور cardiac بھی ہے لیکن اس کا جو سب سے بڑا اہم issue ہے جس کو میں یہاں پر highlight کرنا چاہتا ہوں کیونکہ منسٹر صاحبہ بھی بیٹھی ہیں۔ ان کا cardiac rhythm کا مسئلہ ہے اور ان کی جو heart beat ہے اور اس کی جو rhythm ہے اس میں problems آتے ہیں جب بھی ان پر کوئی procedure کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ میاں محمد نواز شریف کا جب لندن میں procedure ہوا تو ایمر جنسی ہو گئی کیونکہ ان کا heart rupture ہو گیا تھا۔ وہ basically rhythm کو ٹھیک کرنے کے لئے Electro-physiologists جو ہوتے ہیں وہ اندر ablation کرتے ہیں اور ablation ہوئے ہیں heart کا وال rupture ہوا اور heart tamponade ہو گیا، blood باہر نکلا اور ایمر جنسی میں ان کی open heart surgery کرکے اس کو روکنا پڑا۔

جناب سپیکر! اب آپ یہاں پر میاں محمد نواز شریف کو پی آئی سی لے جاتے ہیں وہاں پر بورڈ ان کو examine کرتا ہے اور ان کی treatment کو recommend کرتا ہے کیونکہ آپ کے پاس backup facilities نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں سارے ایوان کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ یہ جو شور مچاتے ہیں کہ ہمارے پاس backup facilities available ہیں basically وہ نہیں ہیں۔ منسٹر صاحبہ ہیلتھ سے related ہیں ہم سب کو اس matter کو seriously لینا چاہئے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: پہلے انہیں بات کر لینے دیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کو سمجھاتا ہوں کہ cardiac rhythm کو کنٹرول کرنے اور اسے correct کرنے کے measures ہمارے پاس نہیں ہیں جب uncontrolled rhythm کا procedure کرتے ہیں اگر خدا نخواستہ وہ اپنی arrhythmia میں چلا جاتا ہے تو ہمارے پاس پاکستان میں Electro-physiological lab available نہیں ہے۔ پھر بجائے اس کے کہ آپ اس پر serious measures لیتے آپ انہیں سروسز ہسپتال لے جاتے ہیں۔ سروسز ہسپتال جا کر جو بورڈ بنتا ہے---

جناب سپیکر: No, cross talk please، جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! سروسز ہسپتال میں جو بورڈ بنتا ہے آپ اس میں مختلف لوگوں کو involve کرتے ہیں اور پھر وہاں recommendations آتی ہیں چونکہ Services Hospital is not a known facility for the heart issues وہاں سے میاں محمد نواز شریف refuse کرتے ہیں اور واپس جیل چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں بصد احترام کہوں گا کہ اب آپ کو احساس ہوا کہ سابق وزیر اطلاعات کو removeکر دینا چاہئے جب ایسے لوگ میڈیا پر آ کر کہیں کہ وہ نہاری کھا رہے ہیں، وہ وہاں پر پائے کھا رہے ہیں ان کو تو ہیلتھ کا کوئیproblemہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس میں میاں محمد نواز شریف کا stanceلینا کہ یہ کیسے لوگ ہیں جو ایک ہیلتھ issue کے ساتھ ایسا کر رہے ہیں۔ اسی طرح محترمہ کلثوم نواز کی ہیلتھ پر بھی یہی روّیہ اختیار کیا گیا تھا لیکن آپ نے اس کا نتیجہ دیکھا پھر پیپلز پارٹی کے بڑے سینئر لیڈر جن کے بارے میں سمجھا جاتا ہے کہ وہ بڑے غیر جانبدار ہیں ان کو بھی شرمندہ ہونا پڑا۔ اگر میں ایوان میں ان کا نام لوں تو انہیں پھر شرمندگی ہوگی۔

جناب سپیکر! اب آپ میاں محمد نواز شریف کو وہاں سے اٹھاتے ہیں اور جناح ہسپتال لے جاتے ہیں،For God's sake آپ ایکpremier Institute of Cardiology کو چھوڑ کر جناح ہسپتال لے جاتے ہیں جہاں پر ان کے رہنے کے لئے کوئی arrangement نہیں ہے۔ بے چارے ڈاکٹر صاحبان انہیں اپنا کمرہ offerکر رہے ہیں اور وہاں پر ایمرجنسی میں مینجمنٹ ہو رہی ہے،At the eleventh hour سارے arrangements ہو رہے ہیں اور وہ وہاں پر رہتے ہیں۔ جو مجھے پتا چلا ہے وہاں اس بورڈ کے ہیڈ گائنی کے پروفیسر بنائے جاتے ہیں میں آپ کو بتاؤں کہ .This is basically a joke being played آج میاں محمد نواز شریف نے refuse کیا ہے تو اس کے پیچھے بڑی وجوہات ہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، میں نے اجازت دی ہوئی ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں نے اجازت لی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے آپ کو بات کرنے کی اجازت دی ہوئی ہے۔ آپ بات کریں۔

No, cross talk please!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اصل مسئلہ Electro physiological Lab کا ہے وہ پاکستان میں نہیں ہے۔ ہمارے پاس AFIC میں ہے، آغا خان میں ہے اور نہ ہی لاہور میں ہے چونکہ ابھی ہمارے پاس self-trained Electro-physiologists ہیں۔They are not basically qualified for this job. اس کے لئے ہمارے پاس جو Electro Psychological Lab ہونی چاہئے وہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں اس لئے جانتا ہوں کہ my own father آپ چودھری غفور کو جانتے ہوں گے وہ سفر نہیں کر سکتے تھے چونکہ ان کے Cardiac rhythm کا problem تھا میں نے سارے پاکستان میں ریسرچ کی لیکن ہمارے پاس یہاں facility نہیں تھی۔

Then I had to take him to America

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کو پتا تھا تو آپ کو دس سالوں میں کم از کم ایسی facility create کر دینی چاہئے تھی۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! کوئی بلڈنگ نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ہم اس چیز کو بنیاد نہیں بنا رہے۔ ڈاکٹر صاحب! پہلے میری بات سنیں! دیکھیں یہاں ہم ہیلتھ ایشو پر کوئی point scoring نہیں کر رہے آپ یہ بالکل تسلی رکھیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! آپ نے بات کی کہ یہ facility ہو جانی چاہئے تھی۔

جناب سپیکر: اگر یہ ہو جاتی تو اچھی چیز تھی۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! آپ نے ابھی کہا ہے کہ آپ لوگوں نے اس پر develop facility کیوں نہیں کی۔ میں اس کی بھی وجہ بتاتا ہوں کہ میڈیکل میں facilities develop کرنا بلڈنگ کھڑی کرنے کے مترادف نہیں ہے اس کے لئے آپ کو Electro physiologists چاہئیں اس کے لئے آپ کو پورا material چاہئے that takes time خدارا میں آپ سے کہوں گا کہ don't take this as a joke بلکہ اسے seriously لیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ بالکل آپ کی بات صحیح ہے اسے seriously لے رہے ہیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ آپ بڑے پرانے پارلیمنٹیرین ہیں، کل ہمارے سابق سپیکر صاحب نے احتجاج کیا تھا اور پوری اپوزیشن نے واک آؤٹ بھی کیا تھا۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، چودھری محمد اقبال!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا تھا کہ بیماری ہر انسان کے ساتھ ہو سکتی ہے اور ایک ایسی شخصیت جو تین دفعہ ملک کے وزیراعظم رہے ہوں، دو دفعہ وزیر اعلیٰ پنجاب رہے ہوں ان کے ساتھ اس طرح کا ناروا سلوک؟ مجھے بڑا دکھ ہوا ہے کہ ادھر سے بڑی تالیاں بج رہی تھیں۔ دوائیاں تو ایم پی ایز کو نہیں مل رہیں تو تالیاں کس بات کی بج رہی ہیں؟ آپ بڑے پرانے پارلیمنٹیرین ہیں ہمیں آپ سے توقع ہے کہ اس بات کا حکومت پنجاب سے کوئی positive جواب لیں کہ ان کا صحیح علاج کیوں نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ وہ علاج کرواتے نہیں، یہ کوئی جواب نہیں ہے۔ آپ حکومت سے جواب لے کر دیں تاکہ ہمیں تسلی ہو اور اس کا کوئی حل کریں۔

جناب سپیکر: چودھری محمد اقبال! پ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! مجھے بھی اس مسئلے پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! ابھی آپ تشریف رکھیں۔ جی، رانا محمد اقبال!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اس ہاؤس کے تقدس کے حوالے سے ان صاحبان سے میری گزارش ہے جو دوسری طرف بیٹھے ہوئے ہیں کہ بیماری اللہ تعالیٰ کی طرف سے آ جاتی ہے۔ اگر آپ

کے سیاسی مخالف کو بیماری آگئی تو آپ اس پر خوش ہو رہے ہیں اور اس پر comments کرتے ہیں یہ نہایت افسوسناک بات ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ اپنی بات کریں اور ہمیں بتائیں کہ انہیں کارڈیالوجی میں کیوں نہیں بھیجا جارہا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ کی بات آگئی ہے۔ اب وزیر قانون بات کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ پہلے وزیر قانون بات کرلیں اس کے بعد آپ کی بات کراؤں گا۔ جی، وزیر قانون!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! وزیر قانون بولنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے وہ بات کریں یا پھر ڈاکٹر صاحبہ بات کریں لیکن اچھے طریقے سے بات کریں ورنہ اس کا انجام بُرا ہو گا۔

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں اور وزیر قانون کی بات سن لیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کل یہ issue ہاؤس میں اُٹھایا گیا، اس کے بعد لازمی تھا کہ حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے ہمارے معزز بھائی حکومت کا point of view سُنتے اور اگر وہ مطمئن نہ ہوتے تو پھر بے شک واک آؤٹ کر جاتے۔ کل افسوسناک بات یہ ہوئی کہ رانا محمد اقبال خان نے بات کی، ان کی بات کے بعد میں جواب دینے کے لئے کھڑا ہوا اور اُس وقت جناب ڈپٹی سپیکر اجلاس کی صدارت فرما رہے تھے۔ میں نے اُن سے اجازت لی، انہوں نے مجھے اجازت دی، میں بات کرنے کے لئے کھڑا ہوا، میں بار بار حزب اختلاف کے معزز ممبران سے درخواست کرتا رہا کہ میری بات سُن کر جائیں لیکن انہوں نے میری بات نہیں سُنی اور باہر تشریف لے گئے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کو اس معاملے کی حساسیت کا احساس ہے تو پھر تسلی کے ساتھ اپنی بات کا جواب سُنیں اور پھر ہم مل کر اس معاملے کا کوئی حل نکالیں۔ جب آپ بہت seriously بات کرتے ہیں کہ یہ انتہائی سنجیدہ معاملہ ہے اور بہت زیادتی ہو رہی ہے تو اس مسئلے کا حل اسمبلی کی سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر نعرے لگانے سے نہیں نکلتا۔ اس مسئلے کا حل سپیکر صاحب کے چیمبر یا کسی کمیٹی روم میں مل بیٹھ کر نکالا جا سکتا ہے۔ اگر آپ اس مسئلے کو solve کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہمارے ساتھ بیٹھ کر اس بارے میں بات کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں تھوڑا سا یہ respond ضرور کرنا چاہوں گا کہ اس وقت تاثر یہ دیا جا رہا ہے کہ شاید میاں محمد نواز شریف کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہو رہی ہے۔ اس وقت پنجاب کی جیلوں میں 40 ہزار سے زائد قیدی موجود ہیں۔ مجھے exact figures یاد نہیں لیکن 40 ہزار سے زیادہ قیدی پنجاب کی جیلوں میں موجود ہیں۔ وہ بھی پاکستان کے شہری ہیں، ان میں سے ہزاروں قیدی ایسے ہوں گے جو شاید اس ملک کے tax payer بھی ہوں گے، کوئی مالیہ دیتا ہو گا اور کوئی انکم ٹیکس دیتا ہو گا تو کس قیدی کے ساتھ اس طرح کا سلوک ہو رہا ہے جو میاں محمد نواز شریف کے ساتھ ہو رہا ہے؟ حکومت ان کو ہر سہولت دینے کے لئے تیار ہے، ہم ان کو بہت سی سہولتیں دے رہے ہیں اور مزید سہولتیں بھی دینے کے لئے تیار ہیں اس لئے یہ مت کہیں کہ ان کے ساتھ بہت ظلم ہو رہا ہے۔ آپ across the board کہہ دیتے ہیں کہ ان کے ساتھ بہت ظلم ہو رہا ہے۔ ان کے ساتھ کوئی ظلم نہیں ہو رہا۔ ابھی رانا محمد اقبال خان نے کہا ہے میاں محمد نواز شریف کو کارڈیالوجی سنٹر کیوں نہیں بھیجا جا رہا؟ میں کہتا ہوں کہ آپ ابھی حکم دیں تو within an hour وہ کارڈیالوجی سنٹر میں ہوں گے۔

جناب سپیکر! حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے میرے ایک بھائی نے کسی خاص سہولت کے حوالے سے بات کی ہے۔ ابھی مجھے محترمہ منسٹر ہیلتھ نے بتایا ہے کہ یہی سہولت شفاء ہسپتال اسلام آباد میں موجود ہے اور ہم ان کو وہاں shift کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ آئیں، ہمارے ساتھ بیٹھیں اور اس بارے میں حتمی فیصلہ کر لیں تو ہم آج ہی ان کو وہاں shift کر دیتے ہیں۔ حزب اختلاف کے معزز ممبران اگر حکومت پر یہ ملبہ ڈالنا چاہتے ہیں کہ حکومت انہیں victimize کر رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تاثر بالکل غلط ہے۔ حکومت اس پر کوئی پولیٹیکل point scoring نہیں کرنا چاہتی۔

جناب سپیکر! ہمیں اپنی ذمہ داری کا احساس ہے اور ہم اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا چاہتے ہیں۔ ہم ان کو ان کی مرضی کے مطابق علاج کی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آئیں مجھے بتائیں کہ ان کی مرضی کیا ہے؟

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! مجھے حزب اختلاف کے معزز ممبران کی طرف سے پتا چلا ہے کہ میاں محمد نواز شریف اسی ڈاکٹر سے علاج کروانا چاہتے ہیں کہ جنہوں نے ان کا علاج لندن میں کیا تھا تو کیا وہ ڈاکٹر ادھر پاکستان میں آسکتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ہم اس وقت پنجاب میں موجود ہیں، یہ پنجاب کا مقدس ایوان ہے، اس کی ایک اپنی jurisdiction ہے اور میں اسی سے متعلق کوئی حتمی بات کر سکتا ہوں یا یقین دہانی کروا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ وفاقی حکومت سے اس بارے میں درخواست یا سفارش تو کر سکتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس سے متعلق on the behalf of the Provincial Government کوئی یقین دہانی کروا سکتا ہوں۔ اگر یہ علاج کے لئے کسی ڈاکٹر کو باہر سے بُلوانا چاہتے ہیں تو حزب اختلاف کے معزز ساتھی میرے ساتھ بیٹھ کر بات کریں۔ ہم ان کی request وفاقی حکومت کو بھجوا دیتے ہیں۔ Let the Federal Government decide کہ کیا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس نے علاج کی سہولتیں فراہم کرنی ہیں تو معزز ممبران حزب اختلاف کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ آپ حکومت سے انہیں کوئی relief لے کر دیں اور relief اسی صورت میں مل سکتا ہے جب ہم آپس میں مل بیٹھ کر بات کریں گے۔ حزب اختلاف کے معزز دوست آج ہی اجلاس کے بعد میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور یہ مجھے اپنی جو بھی demands دیں گے وہ انشاءاللہ تعالیٰ with recommendations وفاقی حکومت کو بھیج دی جائیں گی۔ ہم باقاعدہ recommend کریں گے کہ یہ یہ اقدامات کئے جائیں لیکن اس بابت کوئی حتمی فیصلہ تو وفاقی حکومت ہی کر سکتی ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر/ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے کہا گیا کہ ہم نے میاں محمد نواز شریف کو کوئی سہولت نہیں دی۔ جس طرح کی chronicity تھی میں اسی کے مطابق آپ کو explain کر

دیتی ہوں۔ جب پہلے ہمیں پتا چلا کہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تو ہم نے ان کو PIC میں admit کیا اور وہ PIC میں تین دن رہے۔ وہاں پر ان کا باقاعدہ Thallium Scan ہوا۔

جناب سپیکر! اس کی رپورٹ ہمیں Cardiologist نے دی جس میں کہا گیا کہ وہ stress free ہیں اور اس وقت ان کو کوئی problem نہیں۔ اس بورڈ نے recommend کیا کہ ان کے کسی multi-discipline hospital سے باقی سارے tests بھی کروا لئے جائیں تاکہ کسی قسم کا کوئی اور problem نہ ہو۔ کارڈیالوجی یونٹ کے compound کے اندر ہی SIMS ہسپتال ہے لہٰذا میاں محمد نواز شریف کو SIMS میں shift کیا گیا اور ان کے وہاں پر سارے tests کئے گئے۔ ان tests کے بعد یہ معلوم ہوا کہ ان کی kidney میں ایک چھوٹا سا stone ہے۔ بنیادی طور پر چونکہ وہ diabetic ہیں، وہ hypertensive بھی ہیں اور پہلے ان کی cardiac disease کا process ہو چکا ہے تو اسی بناء پر اس بورڈ نے recommend کیا کہ ان کو ایک ایسے ہسپتال میں shift کیا جائے کہ جہاں پر کارڈیالوجی اور multi-discipline کی سہولتیں موجود ہوں۔

جناب سپیکر! لاہور کے شیخ زید ہسپتال، جناح ہسپتال اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں multi-discipline کی سہولت موجود ہے۔ ہم نے میاں محمد نواز شریف کو تینوں ہسپتال offer کئے لیکن اُس وقت انہوں نے انکار کر دیا اور وہ واپس جیل چلے گئے۔ اس کے بعد میاں محمد نواز شریف کو ان کی مرضی کے مطابق جناح ہسپتال لاہور میں shift کیا گیا۔ جب وہ جناح ہسپتال لاہور گئے تو ان کے لئے پورا وارڈ خالی کروایا گیا، ان کے لئے consultants کو علیٰحدہ کمرہ دیا گیا اور ہر طریقے سے ان کو سہولت مہیا کی گئی۔ جس Gynecologist کی یہ بار بار بات کرتے ہیں اس کے بارے میں مت بھولیں کہ He is the Administrative Head of Jinnah Hospital. وہ جناح ہسپتال کے پرنسپل ہیں۔ Being the Principal I asked him to take personal interest. اس ہسپتال میں Internal Medicine, Cardiologist اور Professor of Nephrology موجود ہیں۔

جناب سپیکر! ان تینوں پروفیسرز پر مشتمل بورڈ تشکیل دیا گیا اور ان سے کہا گیا کہ آپ میاں محمد نواز شریف کو properly examine کریں۔

Mr Speaker! See to it that he is given proper services. Every evening and every morning I personally took all the reports from them to find out how he was doing.

جناب سپیکر! میں نے یہ سب کچھ صرف اس لئے کیا کہ میں پہلے ڈاکٹر اور پھر سیاستدان ہوں۔ ہم بالکل کسی کی بیماری پر کبھی کوئی سیاست نہیں کرتے۔ اس کے بعد اس بورڈ نے تجویز کیا کہ ان کی ایک انجیوگرامی ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر nephrologist ان کو clear کر دے تو ہم ان کی انجیوگرافی کرنا چاہتے ہیں۔ میاں محمد نواز شریف نے انجیوگرافی کرانے سے انکار کر دیا۔ ان کے انکار کی وجہ سے اور پھر چونکہ ان کی condition stable تھی تو انہیں واپس جیل بھیج دیا گیا۔

جناب سپیکر! پرسوں رات مجھے وزیر اعلیٰ کی طرف سے instructions آئیں کہ میاں محمد نواز شریف کی طبیعت ناساز ہے کیونکہ ان کی بیٹی نے شکایت کی تھی۔ ہم نے اسی وقت پی آئی سی کے اندر سارے proper arrangements کئے۔

جناب سپیکر! میں نے خود ذاتی طور پر وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا اور ہوم سیکرٹری سے فون پر بات کی اور انہیں بتایا کہ مجھے وزیر اعلیٰ نے instructions دی تھیں، ہم نے اس حوالے سے مکمل تیاری کر لی ہے اور آپ جس وقت چاہیں میاں محمد نواز شریف کو ہسپتال میں shift کر سکتے ہیں۔ چونکہ میاں محمد نواز شریف کو heart problem ہے اور چودھری مظہر اقبال اس بات کو بڑی اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ The biggest emergency that he can have is of his heart. یعنی سب سے بڑی ایمرجنسی یہی ہو سکتی ہے۔

Mr Speaker! Other things can be managed. Doctors can come from Services Hospital and look after him. That's a Multi-discipline hospital.

جناب سپیکر! اس کے باوجود میاں محمد نواز شریف نے انکار کر دیا۔ اب مسئلہ یہ بنا ہوا ہے کہ ہم ان کے ڈاکٹر سے opinion لیں۔ یہ بڑا اہم نکتہ ہے آخر کار پی آئی سی ایک کام کرنے والا ادارہ ہے اس میں روزانہ open-heart surgery ہوتی ہے۔ ہم ان کو shift کر کے ان کے انگلینڈ میں جو ڈاکٹرز ہیں ان سے باقاعدہ ٹیلی کانفرنس کروا دیں گے۔ You can see every

thing کہ ان کی ایک ایک انوسٹی گیشن اور اس سے متعلق discussion ہو سکتی ہے۔ آپ جہاں تک الیکٹرو فزیالوجی کی بات کر رہے ہیں تو یہ سہولت اس وقت الشفاء ہسپتال میں موجود ہے۔

We will organize that also.

جناب سپیکر! وہ جو سہولت لینا چاہتے ہیں اس پر ہمیں بالکل کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آپ لوگوں کی طرف سے یہ کہنا بھی زیادتی ہے کہ میاں محمد نواز شریف کو طبی سہولتیں نہیں جا رہیں ہم مسلسل کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو بہتر سے بہتر سہولت ملے۔ پاکستان میں جو سب سے اچھی سہولت ہے وہ ہم دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہم اس بات سے کب انکار کر رہے ہیں لیکن یہ کہنا کہ حکومت اس issue پر سیاست کر رہی ہے تو I think this is very wrong

جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتی ہوں کہ اس کا مناسب arrangement ہو جائے گا۔ آپ اپنے چیمبر میں مجھے بھی بلالیں اور ان کے بھی دو ممبران کو بلالیں۔ یہ جو چاہیں گے ہم اس کے مطابق کر دیں گے۔ ہم ہر طرح سے ان کو صحت کی سہولت دینے کو تیار ہیں۔ اگر پاکستان کے لوگ پی آئی سی سے صحت یاب ہو کر جاسکتے ہیں تو میں آپ کو پوری تسلی دیتی ہوں کہ انشاء اللہ میاں محمد نواز شریف بھی صحت یاب ہو کر جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے جس انداز میں گورنمنٹ کے ساتھ اس مسئلہ کو اٹھایا ہے اور اس کا حل تلاش کرنے کی کوشش کی ہے۔

We are really grateful to you.

جناب سپیکر! میں آپ کی تھوڑی سی توجہ اس جانب بھی مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اگر یہ معاملہ اس طرح سے حل ہو جائے تو زیادہ مناسب ہوگا۔ He is a cardiac patient, known cardiac patient. ان کی جو پہلی history ہمارے پاس ہے، ہمیں advantage یہ ہے کہ آپ کی مہربانی سے وزیر صحت ایک practicing doctor بھی ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں وزیر قانون نے جو سٹیٹمنٹ دی ہے so we might come to some arrangement کسی ایسی بات پر آ جائیں کہ مناسب طریقے سے حل نکلے rather than shouting ان کی جو known cardiac condition سب کے علم میں ہے کہ وہ Atrial Fibrillation تھی جس پر ان کا علاج ہوا۔ ان کے علاج کے دوران۔۔۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! وہ سب پتا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں دو منٹ میں اپنی بات ختم کر لوں گا۔ میں اس سے زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ انہوں نے جب یہ شکایت کی اور پہلا میڈیکل بورڈ بنا جس پر ہم نے اعتراض اٹھایا کہ گائناکالوجسٹ کی سربراہی میں وہ بورڈ بنا۔ وہ Administrative head of the Jinnah Hospital ہوں گے۔ It was a medical board pertaining to the heart condition headed by a gynecologist ہم نے اسے متنازعہ نہیں بنایا لیکن کیا اس بورڈ کی سفارشات پر عملدرآمد ہوا؟ نہیں ہوا۔ اس بورڈ نے لکھا کہ ان کا یہ علاج کیا جائے۔ میڈیکل بورڈ constitute ہوا، اس نے سفارشات مرتب کیں لیکن ان پر عملدرآمد کرنے کے بجائے second medical board constitute کیا گیا۔

جناب سپیکر! اگر اس میں نیفرالوجسٹ کی inclusion کی ضرورت تھی جیسا کہ ڈاکٹر صاحبہ نے بتایا ہے تو درست ہو گا۔ اس کی رپورٹ بھی آ گئی اور اس کی سفارشات بھی آئیں۔ کیا ان سفارشات کے مطابق کوئی کارڈیالوجسٹ ان کے پاس بھیجا گیا؟ تو نادارد۔ اس کے بعد تیسرا میڈیکل بورڈ constitute کر دیا گیا۔ اب actually ہوا کیا جس پوائنٹ پر انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ I would be better shifted back to the hospital rather than hospital to the jail. یہ وہ پوائنٹ تھا جب ان کو exactly he was suffering through angina pains ان کا مسئلہ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ ان کی جو electrical rhythm بھی disturb ہے۔ ان کی cardiac کی major surgery کے دوران ان کی vein rupture ہوئی جس کی وجہ سے وہ death bed پر گئے تھے اور ان کو بڑی مشکل سے recover کیا گیا تھا۔ ہم cardiac کی catheterization process میں cardiac support unit کی

بات کر رہے ہیں تو we all know that کہ ہمارے پاس بیس سال کی history ہے کہ کچھ heart کی specializations ہیں۔ Pakistan started open heart surgery and all that ہم سب کے علم میں ہے کیونکہ سب کی فیملیز میں کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی patients ہوئے ہوں گے لیکن اس کی West sophistication میں ہم سے بہتر ہے۔ ان کا جب وہاں پر علاج ہوا تھا تو اس میں بھی complications تھیں۔

جناب سپیکر! ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ اتنا known cardiac patient جس کی history is known to every medical board اور وہ سفارشات مرتب کرتا ہے لیکن ان سفارشات پر عملدرآمد نہیں ہوتا۔ ہم نے کل اس پر بات کرنے کی کوشش کی تھی۔ آپ نے جس طرح احسن طریقے سے بات کی ہے۔ ہم وزیر قانون کے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہیں۔ یہ ہمارا موقف سنیں، اس حوالے سے فیملی اور پارٹی complaint کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس issue پر کھل کر بات ہو گئی ہے۔ وزیر قانون اور وزیر صحت نے assurance دی ہے کہ ان کی صحت کے ساتھ کوئی سیاست ہو رہی اور نہ ہو گی۔ ہم بھی اسی طرح serious ہیں کہ اس issue کو resolve کیا جائے۔ آپ کی طرف سے بھی دو تین ممبران آ جائیں اور ادھر سے وزیر قانون اور وزیر صحت بیٹھ کر سامنے آنے والی چیزوں کو sort out کر لیں کہ اس issue کو کیسے resolve کرنا ہے۔

اس میں ظاہر ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ definitely involve ہو گی۔ جناب محمد بشارت راجا نے اس حوالے سے بھی کہا ہے کہ ہم ان سے بھی بات کر لیں گے۔ ان کے loop کے بغیر بات نہیں ہو گی اس کے لئے بھی تیاری ہے۔ وہ بھی انشاء اللہ کریں گے۔

وزیر قانون کی اس حوالے سے کافی باتیں ہو رہی ہیں۔ اس کا حل amicably بیٹھ کر ہم ڈھونڈ لیتے ہیں اور انشاء اللہ یہ ہو جائے گا۔

آج اجلاس کے بعد جناب محمد بشارت راجا کے کمرے میں ڈاکٹر صاحبہ اور اپوزیشن کے ممبران بیٹھ کر اس issue کو resolve کریں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے جس طرح بات کی وہ اچھی ہے کیونکہ ڈاکٹر کے لئے جو بھی مریض ہو چاہے وہ اس کا رشتہ دار ہو یا مخالف ہو وہ اس کے لئے برابر ہیں۔ ڈاکٹر کا یہی کام ہے کہ وہ اپنے مریض کی دیکھ بھال اچھے طریقے سے کرے۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے اور جو باتیں کی ہے وہ ٹھیک ہیں۔ اس کے علاوہ باقی باتیں ہم ان کے اور وزیر قانون کے ساتھ بیٹھ کر کر لیں گے۔ ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ جی، خواجہ سلمان رفیق!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! یہاں ساری بات ہو گئی ہے لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جتنے بھی میڈیکل بورڈ بنے ان میں الیکٹرو فزیالوجی کا کوئی بندہ اس لئے نہیں تھا کہ لاہور میں ارشد ڈار صاحب ہی پروفیسر ہیں جو ریٹائرڈ ہو گئے تھے۔ ہم نے انہیں کنٹریکٹ پر رکھا تھا۔ ان کو 31-مئی کے بعد فارغ کر دیا گیا تھا۔ ان کا main issue Atrial fibrillation پروفیسر صاحبہ کے علم میں ہے۔ اس کے بعد آگے اس کی مختلف complications آئی ہیں اس لئے جتنے بھی میڈیکل بورڈز بنے ہیں ان میں کارڈک فزیشن کی جو super specialty الیکٹروفزیالوجی ہے اس کا تو کوئی پروفیسر اس بورڈ میں نہیں تھا۔ میری رائے یہ ہے اور اسی وجہ سے ہماری reservations ہیں۔

جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ متعلقہ فیلڈ اور جو متعلقہ super specialty ہے اس کا ڈاکٹر جب اس بورڈ میں ہو گا تو وہ صحیح diagnose کر سکے گا۔

جناب سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! آپ بتا دیں۔ وہ تو already تیار ہیں۔ آپ نے جن کا نام لیا ہے ان کو بھی بلا لیں گے اور شامل کر لیں گے۔

سوالات

(محکمہ مال و کالونیز)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج مال اور کالونیز سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 603 ملک قاسم ہنجرا کا ہے۔ ان کی request آئی ہے اس لئے ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 460 محترمہ منیرہ یامین ستی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 714 بھی ملک غلام قاسم ہنجرا کا ہے۔ ان کی request آئی ہے ان کا یہ سوال بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 746 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب جاوید کوثر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 848 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی تحصیل گوجر خان میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*848: **جناب جاوید کوثر:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں موجودہ حکومت نے کتنے نئے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر قائم کئے ہیں اور ان کے بنانے کا معیار کیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل گوجر خان صوبہ کی سب سے بڑی تحصیل ہے، اس میں ایک لینڈ ریکارڈ کا کمپیوٹر سنٹر قائم ہے؟

(ج) کیا حکومت اس تحصیل میں عوام کی سہولت کی خاطر مزید لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مال(ملک محمد انور):

(الف) حکومت صوبہ میں 115 نئے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر قانونگوئی لیول پر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس پر کام شروع ہو گیا ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو آسانی خدمات کی فراہمی دی جاسکے۔

(ب) جی ہاں!

(ج) جی ہاں! تحصیل گوجر خان کے علاوہ، قانونگوئی (دولتالہ) جاتلی میں ایک اور نیا لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر قائم کیا جا رہا ہے۔ اس طرح تحصیل گوجر خان میں دو لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ گوجر خان پنجاب کی سب سے بڑی تحصیل ہے۔ وہاں پر SCO کی 16 sanctioned posts ہیں لیکن وہاں پر آٹھ تعینات ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بقیہ posts پر کب تک تعیناتی ہو جائے گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال(ملک محمد انور): جناب سپیکر! پنجاب لینڈ ریکارڈ میں اس وقت موجود ملازمین منظور شدہ strength کا تقریباً 60 فیصد ہیں، وہاں پر کافی سیٹیں خالی ہیں لہٰذا ہم نے پبلک سروس کمیشن کو بھی بھرتی کے لئے کہا ہے، ان کی تکلیف جائز ہے اور ہم انشاءاللہ 100 فیصد تو نہیں لیکن کوشش کر کے جتنی بھی بہتری آسکتی ہے وہ ہم کریں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! Overall یہ شکایت پورے پنجاب میں ہے تو اس حوالے سے اس نظام کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ لوگ ایک دن پہلے ہی وہاں فرد کے حصول کے لئے گھروں سے بستر لے کر آتے ہیں لہٰذا جو لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کا مقصد تھا وہ پورا نہیں ہو رہا۔

وزیر مال(ملک محمد انور):جناب سپیکر!آپ کی observation درست ہے لہٰذا اسی سلسلے کو لے کر ہم پنجاب میں 115 نئے اراضی ریکارڈ سنٹرز قائم کرنے جا رہے ہیں اور یہ تمام تحصیل ہیڈ کوارٹرز پر موجود ہیں اور ان کو قانونگوئی لیول پر لے کر جا رہے ہیں جیسا کہ آپ فرما رہے ہیں تو وہ مسئلہ کافی حد تک حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!ان کو مزید نچلے لیول تک لے کر جائیں۔

وزیر مال(ملک محمد انور):جناب سپیکر!First phase میں 115 نئے اراضی ریکارڈ سنٹرز بن رہے ہیں اس کے بعد ضرورت کو دیکھتے ہوئے اگر مزید اراضی سنٹرز کی ضرورت ہوئی تو پھر اس کو دیکھیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک:جناب سپیکر!میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر:جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک:جناب سپیکر!جز(الف)میں سوال پوچھا گیا تھا کہ صوبہ میں موجودہ حکومت نے کتنے نئے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز قائم کئے ہیں اور ان کے بنانے کا معیار کیا تھا؟اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ حکومت صوبہ میں 115 نئے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز قانونگوئی لیول پر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر!میں آپ کی اس پر observation چاہتا ہوں کیونکہ آپ کی observation بہت قابل ستائش ہے کہ ان سنٹرز پر کوئی کام نہیں ہو رہا اور وہاں پر لوگ رُل رہے ہیں اور پبلک کا بہت بُرا حال ہے۔

جناب سپیکر!ایک طرف یہ کہہ رہے ہیں کہ حکومت صوبہ میں 115 نئے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز قانونگوئی لیول پر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کے بعد کہہ رہے ہیں کہ اس پر کام شروع ہو گیا ہے تو یہ ذرا بتا دیں کہ اس پر کتنا کام شروع ہو گیا ہے اور ان کا کیا ارادہ ہے اور جب سے ان کی گورنمنٹ آئی ہے انہوں نے اس پر کتنا کام کیا ہے؟

وزیر مال(ملک محمد انور): جناب سپیکر!اس حوالے سے وزیر اعلیٰ کوpresentation دی گئی اور انہوں نے 115 نئے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز کیapproval دے دی ہے۔ہم چونکہ اس کو جلد از جلد شروع کروانا چاہتے ہیں تو تمامdistricts میں جوexisting buildings ہیں وہ ڈپٹی کمشنر صاحب کی approval سے سرکاری بلڈنگز جو available ہیں جن میں کمپیوٹر سنٹر establish کئے جاسکتے ہیں وہ تمام identify ہو چکی ہیں تو انشاءاللہ یہ پراجیکٹ جولائی یا اگست میںlaunch ہو جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!یہ جو115 نئے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز بنائے جارہے ہیں یہ کون کون سے اضلاع میں بنائے جارہے ہیں،اس پر ان کے کتنے اخراجات، کتنا تخمینہ اور کتنی ان کی feasibility بنی ہے،اس کی تفصیل بتادیں؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک!یہ نیا سوال بنتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!یہ جو115 نئے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹرز بنا رہے ہیں۔ آپ کے ضلع گجرات اور ضلع ساہیوال میں کتنے بن رہے ہیں،یہ تو بتادیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک!یہ نیا سوال بنتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!میرا سوال نمبر919 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جھنگ: چک نمبر460ج۔ب
میں محکمہ کی اراضی پر غیر قانونی کاشتکاری سے متعلقہ تفصیلات

*919: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر460ج۔ب تحصیل و ضلع جھنگ میں مربع نمبر57 اور 58 کی اراضی تعدادی 58 کنال پر ناجائز قابضین نے تقریباً8 سال سے غیر قانونی قبضہ کیا ہوا ہے جبکہ یہstate land ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ مال کے اہلکار خصوصاً پٹواری حلقہ کی ملی بھگت اور ساز باز سے ناجائز قابضین غیر قانونی کاشت کاری کر رہے ہیں اور متعلقہ حکام کے نوٹس میں لانے کے باوجود کوئی کارروائی نہیں کی جارہی؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سرکاری اراضی واگزار کروانے اور ناجائز قابضین سے عرصہ آٹھ سال کا تاوان اور جرمانہ وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مال(ملک محمد انور):

(الف) سرکاری زمین مشتمل مربع نمبر 57 کے ایکڑ نمبر 1 تا4، 6، 7اور مربع نمبر 58 ایکڑ نمبر 12، 9، 10/ 25، 2پیمائش 67 کنال دو مرلہ واقع چک نمبر 460ج۔ب، تحصیل و ضلع جھنگ غلام شبیر ولد سیف الجمال قوم سیال جاتیانہ کو17.03.2012 کو پانچ سال کے لئے عارضی کاشت سکیم کے تحت الاٹ ہوئی۔ اس نے زرلگان کا 1/4 مبلغ۔/22000روپے جمع کرائے۔ بعد ازاں معاملہ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو)جھنگ کی عدالت میں زیر سماعت رہا اور حکم مورخہ 26.02.2019 کے تحت زمین کو بحق سرکار ضبط کر لیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو)جھنگ کے حکم مورخہ 26.02.2019 کے مطابق مذکورہ زمین بحق سرکار ضبط کر لی گئی ہے۔ تاوان قانون کے مطابق وصول کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے میرے سوال کے جز(الف) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ مذکورہ غلام شبیر نے زرلگان کا 1/4 مبلغ 22ہزار روپے جمع کرائے اور بعد ازاں اس سے 26-02-2019 تک کا پورالگان لے لیا گیا۔ اگر پورالگان لے لیا گیا ہے تو بتادیں کہ کتنا لیا ہے اور اگر نہیں لیا گیا تو یہ آٹھ سال کی ریکوری کا کون ذمہ دار ہے؟ کیونکہ میرا سوال جز(ج) میں تھا اس میں، میں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ تاوان قانون کے مطابق وصول کیا گیا ہے تو اس کے

جواب میں کہا گیا ہے کہ تاوان قانون کے مطابق وصول کیا جائے گا تو اس میں clarity نہیں ہے کہ آپ نے تاوان وصول کیا ہے یا نہیں اگر تاوان وصول کر لیا ہے تو کتنا کیا گیا ہے اور اگر نہیں کیا تو اس کی ریکوری نہ کرنے کی جزا و سزا کا کون ذمہ دار ہے؟

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! یہ کیس ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں زیر سماعت تھا اور 26-02-2019 کو اس کے بارے میں حکم صادر ہوا جس کی نتیجے میں زمین واپس لے لی گئی ہے اور اس کے بعد انہوں نے اس کا جرمانہ اور تاوان calculate کر لیا ہے لہٰذا اب اگلے step میں انشاءاللہ تاوان اور جرمانہ وصول کیا جائے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ سات، آٹھ سال تو پہلے ہی اس کو ہو چکے ہیں اور فروری میں اس کا قبضہ بھی لے لیا گیا تھا تو فروری سے اب تک کافی ماہ گزر چکے ہیں لہٰذا منسٹر صاحب اس حوالے سے کوئی ڈیڈ لائن دے دیں کہ کب تک یہ ریکوری مکمل ہو جائے گی اور اس کا تاوان کتنا بنتا ہے، مہربانی کر کے اگر آپ کے پاس اس حوالے سے انفارمیشن ہے تو مجھے بتا دیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! اس کا تاوان اور جرمانہ وصول کرنے میں وقت لگتا ہے ابھی تو انہوں نے calculation کی ہے اور یہ تقریباً 40 لاکھ روپے کے قریب تاوان اور جرمانہ بنتا ہے ابھی اس کی accurate figure calculate کر رہے ہیں اور جونہی یہ فائنل ہو گی تو انشاءاللہ وصولی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہم یہ امید رکھتے ہیں اس کو جلد از جلد کر لیا جائے کیونکہ اس پر پچھلے آٹھ سال قبضہ رہا ہے تب بھی اس پر کسی نے ایکشن نہیں لیا جبکہ یہ گورنمنٹ کی زمین تھی۔

جناب سپیکر: محترمہ! چلیں انہوں نے بتا دیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جھنگ، خوشاب، مظفر گڑھ اور لیہ میں بے شمار کالونی لینڈز ہیں ۔ اس میں جو پانچ سالہ پٹہ جات دیئے گئے تھے وہ 14، 15 اور 16 کو آ کر ختم ہوئے تھے اس میں یہ طے ہوا تھا اس کی سمری چلی جائے گی اور سمری وزیر اعلیٰ سے approve کرائیں گے، یہ statement اس دن یہاں پر منسٹر صاحب نے دی تھی تو میں یہی پوچھوں گا کہ جو پرانے پانچ سالہ پٹہ دار ہیں ان کا پٹہ جو کہ expire ہو چکا ہے ان لوگوں کے بارے میں کوئی نئی پالیسی آ رہی ہے یا نہیں اور اگر آ رہی ہے تو کب تک آ رہی ہے؟ شکریہ

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! اس پر کام ہو رہا ہے اور سوموار والے دن بھی اس سلسلے میں ایک میٹنگ ہے تو اس کے بارے میں پالیسی فائنل کر کے وزیر اعلیٰ کو انشاءاللہ approval کے بعد جاری کریں گے۔

جناب سپیکر: سوالات ختم ہوئے اور وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

راولپنڈی کروٹ پاور پراجیکٹ کہوٹہ کے لئے

ایکوائر کی گئی اراضی کی تعداد اور ادائیگیوں سے متعلقہ تفصیلات

*460: **محترمہ منیرہ یامین ستی:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کروٹ پاور پراجیکٹ کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے لئے کن کن موضع جات کی اراضی ایکوائر کی گئی ہے اور اس کی تعداد کتنی ہے (کنالوں میں) ان میں سے کتنی اراضی کی ادائیگی کر دی گئی ہے اور کتنے مالکان کی ادائیگیاں نہیں کی گئیں نیر ان کو ادائیگیاں نہ کرنے کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال(ملک محمد انور):

بمطابق آمدہ رپورٹ ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کل اراضی تعدادی 6284 کنال چار مرلہ بذریعہ ایوارڈ مورخہ 2013-11-03، مورخہ 2013-12-03 مورخہ 2016-02-17 مورخہ 2016-03-01 مورخہ 2016-03-11 ضلع راولپنڈی کی دو تحصیلوں کہوٹہ اور کوٹلی ستیاں ایکوائر کیا گیا جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اوکاڑہ: چک فیض آباد کے قبرستان پر ناجائز قابضین کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*746: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے قبرستان کا کل کتنا رقبہ ہے مذکورہ قبرستان کے رقبہ کا کھاتہ نمبر، کھتونی نمبر اور خسرہ نمبر کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ قبرستان کے رقبہ پر ناجائز قابضین نے قبضہ کر رکھا ہے ان ناجائز قابضین کے نام، ولدیت اور رقبہ کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ قبرستان کے رقبہ سے ناجائز قبضہ ختم کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال(ملک محمد انور):

(الف) بمطابق رجسٹر حقداران زمین سال 15-2014 زیر کار کھیوٹ نمبر 85، کھتونی نمبر 702، خسرہ نمبر 26/37، رقبہ تعدادی 38 کنال 03 مرلہ قبرستان اہل اسلام ہے۔

(ب) موضع پر درج ذیل افراد نے رقبہ زیر سوال سے متعلقہ قبضہ کر کے فصلات کاشت کی ہوئی ہیں:

-1	محمد اسلم	6مرلہ	فصل برسیم	ربیع2019
-2	محمد عاشق	15مرلہ	فصل گندم	ربیع2019
-3	محمد منشاء	ایک کنال10مرلہ	فصل برسیم	ربیع2019
-4	محمد خان	19مرلہ	فصل گندم	ربیع2019
-5	گوہر علی	13مرلہ	فصل گندم	ربیع2019
	ٹوٹل	4کنال3مرلہ		

(ج) ناجائز قابضین کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کے لئے ریونیو آفیسر حلقہ موضع کھولے مرید دیپالپور کو ہدایت جاری کر دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرگودھا: حلقہ پی پی-79 میں 5 مرلہ جناح کالونیاں منظور ہونے سے متعلقہ تفصیلات

90: رانا منور حسین: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-79 ضلع سرگودھا میں پانچ مرلہ جناح کالونی کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کون سے گاؤں میں جناح کالونی منظور ہوئی، انتقال درج ہوا اور اس پر عملدرآمد ہوا؟

(ج) جو جناح کالونیاں منظور ہوئیں ہیں لیکن پلاٹ تقسیم نہ ہو سکے اور انتقالات حقداروں کے درج ہونے ہیں تو کب پلاٹ تقسیم کرنے کا ارادہ ہے؟

(د) ان منظور شدہ جناح کالونیوں میں ترقیاتی کام، فراہمی بجلی اور ڈرینج سکیم کی تکمیل کا کب تک ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) حلقہ پی پی-79 میں 56 کالونیاں پانچ مرلہ جناح آبادی سکیم منظور ہوئیں۔

(ب) 56 جناح کالونیوں میں سے 2 جناح کالونیاں (ایک گاؤں میں مستحق افراد نہ پائے گئے جبکہ دوسرے گاؤں میں بوجہ لیٹیگیشن) اسناد تقسیم نہ ہوئیں۔ باقی 54 کالونیوں میں سے 38 کالونیوں کے انتقالات درج ہوئے اور عملدرآمد ہوا۔ کاپی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 16 جناح کالونی میں پانچ مرلہ سکیم میں پلاٹ تقسیم نہ ہو سکے کیونکہ ان کے خلاف لیٹیگیشن ہے اور جو کمیٹی سال 2012 میں بورڈ آف ریونیو کی ہدایت کے مطابق تشکیل دی گئی تھی وہ ختم ہو چکی ہے۔ اب نئی حکومت کی ہدایات / پالیسی کے مطابق عملدرآمد کیا جائے گا۔

(د) جیسے ہی حکومت کی طرف سے ترقیاتی فنڈز مہیا کئے جائیں گے ان منظور شدہ جناح کالونیوں میں ترقیاتی کام شروع کروا دیا جائے گا۔

فیصل آباد: گرو مور سکیم کے تحت زمین کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

281: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل چک جھمرہ ضلع فیصل آباد کے چک 147ر۔ب میں گرو مور سکیم وزیر اعلیٰ سکیم 2003 کے تحت چند کاشتکاروں کو زمین الاٹ ہوئی تھی، ان افراد کے نام اور الاٹ شدہ رقبہ کی تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس چک کے الاٹیز سے کچھ رقم بھی وصول کی گئی تھی، اگر ہاں تو ان سے کتنی رقم اقساط میں وصول کی گئی اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس چک کے، اس سکیم کے الاٹیز کو مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) بمطابق رپورٹ آمدہ ڈپٹی کمشنر فیصل آباد، چک نمبر 147 ر۔ب تحصیل چک جھمرہ ضلع فیصل آباد میں گرو مور فوڈ سکیم کے تحت کسی الاٹی کو زمین تقسیم نہ کی گئی ہے۔ جبکہ وزیر اعلیٰ سکیم کے تحت صرف دو الاٹیز کو زمین الاٹ کی گئی ہے۔ جن کے نام و تفصیل رقبہ درج ذیل ہیں:

1. اصغر علی ولد اکبر علی، مربع نمبر 27، کل رقبہ 87 کنال 3 مرلہ
2. محمد طفیل ولد عبد الکریم، مربع نمبر 20، کل رقبہ 42 کنال 5 مرلہ

دونوں الاٹیز کو کل رقبہ 129 کنال آٹھ مرلے الاٹ کیا گیا۔ تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) متذکرہ بالا الاٹی نمبر 1 نے زرلگان کی 9 اقساط مبلغ۔/2259 روپے جبکہ الاٹی نمبر 2 نے گیارہ اقساط مبلغ۔/1177 روپے جمع کرائے ہیں۔ ان الاٹیز کو بمطابق سند الاٹمنٹ مورخہ 2007-04-02 کو زمین الاٹ ہوئی۔ پالیسی کے مطابق 20 اقساط جمع کرانی تھیں جبکہ ابھی تک انہوں نے بالترتیب 9 اور 11 اقساط جمع کرائی ہیں۔ ابھی تک الاٹی نمبر 1 کے ذمہ مبلغ۔/2761 روپے جبکہ الاٹی نمبر 2 کے ذمہ مبلغ۔/963 روپے واجب الادا ہیں۔ اس کے علاوہ بمطابق پالیسی رقبہ کو کاشت کرنا لازم ہے لیکن متذکرہ

دونوں الاٹیز نے حکومت کی شرائط کو پورا نہیں کیا اور متذکرہ رقبہ کو کاشت نہیں کیا۔ رقبہ موقع پر کاشت نہ ہو رہا ہے اور بنجر قدیم پڑا ہے۔

(ج) الاٹیز نے حکومت کی جاری کردہ شرائط وضوابط کی خلاف ورزی کی ہے۔ حقوق ملکیت کے کیس کا قواعد وضوابط کے مطابق جائزہ لیا جائے گا۔

لودھراں: پی پی۔227 موضع خانواہ جنوبی کی اراضی کے اشتمال سے متعلقہ تفصیلات

397: جناب خان محمد صدیق خان بلوچ: کیا وزیر مال وکالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔227 موضع ٹھانواہ جنوبی وغیرہ تحصیل و ضلع لودھراں کی زمین کا اشتمال 1992 میں شروع کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ چکوک کی اراضی کا اشتمال اب تک مکمل نہ ہوا ہے مذکورہ اراضی کے اشتمال کے مکمل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ چکوک کی اراضی کا اشتمال مکمل کرنے اور تاخیر کرنے والے ذمہ داران و اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) یہ درست ہے کہ سال 1992 میں مواضعات ٹھانواہ جنوبی، ٹھانواہ شمالی کا کام اشتمال اراضی شروع ہوا۔

(ب) مواضعات ٹھانواہ جنوبی، ٹھانواہ شمالی کی سکیم ہائے اشتمال اراضی سال 1995 کو مکمل ہو کر کنفرم ہوئی۔ مثل حقیت اشتمال اراضی سال 1998-99 تیار ہوئیں۔ بعد ازاں بروئے حکم نمبری CC/CMLN/92 مورخہ 01.02.2001 منجانب ایڈیشنل کمشنر (اشتمال) ملتان ڈویژن ملتان نے جزوی ونڈہ جات بابت سکیم اشتمال اراضی کی نظر ثانی کی جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اسی فیصلہ کے خلاف باشندگان دیہہ نے رٹ پیٹشن نمبر 900/2003 بعنوان ذوالفقار صفدر وغیرہ بنام ممبر بورڈ آف ریونیو اشتمال اراضی وغیرہ دائر ہوئی۔ معزز عدالت عالیہ نے حکم مورخہ

09.03.2004 ممبر بورڈ آف ریونیو اشتمال اراضی کو از سر نو فیصلہ کارنے کا حکم صادر فرمایا جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جناب ممبر اشتمال اراضی بورڈ آف ریونیو پنجاب نے مورخہ 17.08.2006 کو سکیم اشتمال اراضی 1995 کو منسوخ کر دیا اور بروئے چھٹی نمبر CH(P)I-217/2007-95ی، مورخہ 27.04.2007 از سر نو ریکارڈ تیار کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اس طرح موضع کھانواہ جنوبی، کھانواہ شمالی کا اشتمال اراضی سال 2007 سے از سر نو دوبارہ شروع ہوا جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بعد نظر ثانی مورخہ 27.04.2007 موضع کھانواہ جنوبی کی جدید سکیم اشتمال اراضی مورخہ 10.03.2011 کو کنفرم ہوئی اور موضع کھانواہ شمالی کی سکیم اشتمال اراضی مورخہ 27.12.2013 کو کنفرم ہو چکی ہے۔ ہر دو مواضعات کا دیگر ریکارڈ و مثل حقیت اشتمال اراضی مورخہ 28.02.2019 تک تکمیل ہو جائے گا۔

سابقہ ریکارڈ اشتمال اراضی سال 1995 میں شدید بے قاعدگیوں کے پیش نظر اس وقت کے متعلقہ عملہ اشتمال، افسر اشتمال اراضی۔ گرداور اشتمال اراضی۔ پٹواری اشتمال اراضی کو ملازمت سے برخواست کر دیا گیا تھا۔

مزید برآں عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن نمبر C.M. No. 8595/2013, 13872/2013 بعنوان ذوالفقار صفدر وغیرہ بنام ممبر بورڈ آف ریونیو اشتمال اراضی وغیرہ زیر سماعت ہے مورخہ 26.11.2013 سے حکم امتناعی جاری شدہ ہے جو کہ مورخہ 18.10.2018 کو left over ہو چکی ہے جھنڈی (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ریکارڈ اشتمال اراضی معزز عدالت عالیہ کے حکم امتناعی خارج ہونے / فیصلہ ہونے پر محکمہ مال کو واپس کر دیا جائے گا۔

توجہ دلاؤنوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤنوٹس لیتے ہیں۔ جی، پہلا توجہ دلاؤنوٹس جناب محمد ارشد ملک کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

لاہور کے مختلف علاقوں میں ڈکیتی کی وارداتیں

121: جناب محمد ارشد ملک: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "پاکستان" مورخہ 4-مارچ2019 کی خبر کے مطابق لاہور کے علاقہ سمن آباد کے رہائشی حامد سے پانچ لاکھ روپے نقدی و دیگر سامان، حیدر سے چار لاکھ روپے مع موبائل فون، مصطفیٰ ٹاؤن میں افضل سے تین لاکھ روپے نقد، ڈیفنس بی میں اکرام نامی شخص سے تین لاکھ، گلشن اقبال میں فیصل نامی شخص سے پانچ لاکھ روپے اور طلائی زیورات چھین لئے گئے؟

(ب) ان کی ایف آئی آرز کس کس تھانہ میں درج ہوئیں، ملزمان سے کتنی ریکوری کی گئی اور کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون! کیا اس کی رپورٹ آگئی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، آگئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جیسا کہ محرک خود فرمارہے ہیں کہ ان کا توجہ دلاؤنوٹس ایک اخباری خبر کی بنیاد پر تھا جبکہ ذاتی انفارمیشن پر نہیں تھا۔ چونکہ انہوں نے سوال کیا تھا جس پر جن جن علاقوں میں یہ وارداتیں ہوئی ہیں اُن تمام علاقوں کے متعلقہ تھانوں سے ہم نے ریکارڈ چیک کیا ہے۔ علاقہ تھانہ سمن آباد میں کوئی ایف آئی آر درج کی گئی ہے، حامد نامی مدعی تھانہ میں آیا ہے اور نہ ہی اس

واردات سے متعلق 15 پر call آئی ہے۔ اسی طرح علاقہ تھانہ سمن آباد میں حیدر نامی کے متعلق انہوں نے فرمایا تو اس حوالے سے کوئی رپورٹ آئی ہے اور نہ ہی 15 پر call آئی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے سارا ریکارڈ چیک کیا ہے۔ جتنی وارداتیں محرک نے فرمائی ہیں اِن میں سے کوئی واردات کسی بھی تھانے میں رپورٹ نہیں ہوئی۔ میں نے اس کے متعلق باقاعدہ متعلقہ تھانوں کے گزیٹڈ افسران سے in writing دستخط شدہ رپورٹ لی ہے تو کوئی ایسا واقعہ رپورٹ نہیں ہوا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وزیر قانون کی یہ بات بالکل درست ہے کہ یہ اخباری خبر تھی۔ چونکہ توجہ دلاؤ نوٹس بہت بڑا ہو جانا تھا اس لئے اس کو مختصر کیا گیا تھا۔ چونکہ صوبائی دارالحکومت کے حوالے سے یہ خبر تھی جس میں نان سٹاپ چوریاں، ڈاکے، شہری جمع پونجی سے محروم اور انتظامیہ روکنے میں ناکام کی شہ سرخی تھی۔ سمن آباد، مصطفیٰ ٹاؤن، ڈیفنس بی، گلشن اقبال، ریس کورس، ہربنس پورہ و دیگر علاقوں میں ڈاکے پڑے۔ اقبال ٹاؤن، راوی روڈ، سرور روڈ سے گاڑیاں اور مزنگ روڈ، اسلام پورہ، غالب مارکیٹ سے موٹر سائیکلیں چوری ہو گئیں۔ لاہور صوبائی دارالحکومت کے مختلف علاقوں میں ڈکیتی اور چوری کی متعدد وارداتوں میں شہری لاکھوں روپے مالیت کی نقدی، طلائی زیورات، کاروں اور موٹر سائیکلوں سمیت دیگر قیمتی اشیاء سے محروم ہو گئے۔ یہ روزنامہ "پاکستان" اخبار کی خبر ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ تفصیلات کے مطابق سمن آباد علاقہ میں حامد نامی شہری کے گھر سے پانچ لاکھ روپے مالیت کی نقدی اور دیگر سامان لے گئے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے دیکھ لیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ تھوڑا سا رہ گیا ہے مجھے مکمل پڑھ لینے دیں۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں۔ مجھے پتا ہے کہ آپ نے خبر رپورٹ کی ہے۔ اگر کوئی اخباری رپورٹر غلط خبر دے دیتا ہے تو اس کی تصدیق وزیر قانون نے کر لی ہے کہ یہ خبر غلط ہے۔ ویسے بھی کئی خبریں غلط ہوتی ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس میں اور بھی incidents ہیں۔ اگر آپ مہربانی فرما کر direction دے دیں کہ باقی علاقوں کو بھی چیک کر لیں تاکہ کسی کا فائدہ ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی، وہ کرلیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں علاقوں کے نام بتادیتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے اس خبر کو verify کرلیا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اخبار میں سب کچھ آگیا ہے تو آپ جناب محمد بشارت راجا سے کہیں کہ ساری اخبار کو ہی چیک کرلیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ ساری اخباروں کی cutting دے دیں تو میں چیک کروادیتا ہوں۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: جی، ایسا نہیں ہوگا۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ یہ تحریک استحقاق جناب منان خان کی ہے۔ جی، اسے پڑھیں!

نشان زدہ سوال نمبر 907 کا غلط جواب

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 22۔ فروری 2019 کو سکولز ایجوکیشن سے متعلق محکمہ کی طرف سے جوابات دیئے گئے۔ ان میں میرے نشان زدہ سوال نمبر 907 جز(ج) کا جواب مکمل طور پر غلط دیا گیا ہے۔ مرکز صحت دودھو چک کے نام سے کوئی عمارت ہی نہیں ہے۔ محکمہ کی طرف سے غلط جواب دینے پر نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس پر آپ شارٹ سٹیٹمنٹ دے سکتے ہیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! اکثر یہ ہوتا ہے کہ سوالات کو serious نہیں لیا جاتا اور specific جواب دینے کی بجائے غلط جواب دے دیا جاتا ہے۔ میں آپ سے مطالبہ کروں گا کہ اس کو مثال بنا کر کارروائی کی جائے تاکہ آئندہ سوالات کے جوابات ٹھیک اور مناسب دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ متعلقہ منسٹر کی already in writing request آئی ہوئی ہے کیونکہ ان کا آپریشن ہوا ہے اس لئے اس تحریک استحقاق کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: پہلے اُن کی اور بھی pending ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! انہوں نے in writing inform کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! منسٹر کی طرف سے سیکرٹری سکولز ایجوکیشن یہاں کبھی نہیں آیا۔ اس تحریک استحقاق کے بعد جناب محمد طاسب ستی کی دو تحاریک التوائے کار ہیں، مزید بھی تحاریک ہیں بلکہ پچھلے 8- جنوری کی محترمہ خدیجہ عمر کی تحریک التوائے کار ہے، 15 تاریخ کی تحریک ہے، جناب محمد منیب سلطان چیمہ کی تحریک ہے، زیرو آر کی کتنی تحاریک ہیں جو ایجوکیشن کے حوالے سے ہیں لیکن ان پر کبھی کوئی response، کبھی کوئی جواب اور نہ ہی سیکرٹری ایجوکیشن نے یہاں آنے کی تکلیف کی ہے کہ وہ یہاں آکر گیلری میں بیٹھیں حالانکہ آپ نے on the floor of the House یہ یقین دہانی کروائی تھی کہ محکمہ کے متعلقہ سیکرٹری یہاں پر موجود ہوں گے۔ دیکھیں، یہ بڑی ہی unfortunate صورتحال ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! I will ensure آئندہ متعلقہ سیکرٹری صاحب یہاں پر موجود ہوں گے۔

جناب سپیکر: جناب منان خان کی تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے اور اس کی رپورٹ within two months ہاؤس کو دی جائے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں ایک گزارش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اس کے بعد آپ کی باری ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر75 جناب محمد لطاسب ستی کی ہے۔ ستی صاحب! آپ یہ پڑھ دیں۔

ضلع راولپنڈی کے سکولوں میں تعینات اساتذہ کو ہارڈ ایریا الاؤنس دینے کا مطالبہ

جناب محمد لطاسب ستی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ کسی بھی معاشرے کی ترقی کے لئے تعلیم کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے لیکن بد قسمتی سے ضلع راولپنڈی کی تین تحصیلوں، تحصیل مری، تحصیل کوٹلی ستیاں اور تحصیل کہوٹہ میں پچھلے کچھ عرصہ سے تعلیم کے فروغ کے لئے سابقا حکومتوں نے کوئی خاطر خواہ توجہ نہیں دی جس کی وجہ سے ایک طرف تعلیم کا معیار گرتا جارہاہے تو دوسری طرف اساتذہ کرام بھی گوناگوں مشکلات کا شکار نظر آتے ہیں۔ یہ علاقہ تمام تر پہاڑی اور دشوار گزار خدوخال پر مشتمل ہے۔ میں نے آج صبح بھی وہاں فون پر بات کی تو لاہور کے موسم اور وہاں کے موسم میں بہت فرق ہے۔ آج صبح بھی وہاں پر برفباری ہو رہی تھی۔ اساتذہ اور بچوں کو سکولوں تک پہنچنے میں کافی دقت ہوتی ہے۔ دشوار گزار خدوخال پر بچے اور اساتذہ میلوں پیدل سفر کر کے وہاں تک جاتے ہیں۔ پچھلے دنوں ہم نے پنجاب گورنمنٹ سے special request کر کے winter vacation کو ایک ہفتہ extend کروایا۔ سردیوں کے موسم میں سخت موسم کی شدت بھی برداشت کرنا پڑتی ہے۔ جن اساتذہ کی ان علاقوں میں نئی تعیناتی کی جاتی ہے وہ سہولتیں نہ ہونے کی وجہ سے پانچ چھ ماہ کے اندر ہی کسی سیاستدان یا کسی دوسرے source کو استعمال کر کے ٹرانسفر کرانے پر مجبور ہو

جاتے ہیں اور اپنی ٹرانسفر کروالیتے ہیں جس کی زندہ مثال یہ ہے کہ حلقہ پی پی-6 میں اِس وقت 66ہائی سکولز ہیں اور اِس وقت صورتحال یہ ہے کہ چھ سکولوں میں ہیڈ ماسٹر ہیں جبکہ باقی60 سکولز بغیر ہیڈ ماسٹر کے چل رہے ہیں۔

جناب سپیکر!ضرورت اس بات کی ہے کہ ان پہاڑی علاقوں میں تعینات اساتذہ کو کوئی incentiveدیا جائے جس طریقے سے ہیلتھ میں دیہی علاقوں میں تعینات ڈاکٹروں کو incentiveدیا گیا ہے جس سے آج ہمارے دیہی علاقوں میں صحت کی سہولتیں بہت بہتر ہو گئی ہیں تو اسی طرح ان اساتذہ کوHard area allowanceدیا جائے جو ان کی تعیناتی سے مشروط کر دیا جائے تاکہ اساتذہ وہاں پر رہ کر اسallowanceکو بھیenjoyکریں اور وہاں پر رہ کر بچوں کی تعلیم پر مکمل طور پر توجہ دیں۔ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر ایوان میں بحث کے لئے منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر!وزیر موصوف تو موجود نہیں ہیں لیکن اس مسئلہ کا کوئی نہ کوئی حل ضرور نکلنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب نہیں ہیں تو سیکرٹری کو تو آنا چاہئے ناں!سیکرٹری سکولز ایجوکیشن آئے ہیں؟

معزز ممبران: جناب سپیکر!نہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا!ان کا چہرہ اس ہاؤس کو دکھا دیں ناں کیونکہ ہمیں تو یہ نہیں پتا کہ سیکرٹری ہے کون؟میرا خیال ہے سارے ہاؤس کو بھی پتا نہیں ہو گا۔ اس تحریک التوائے کار کو pendingکرتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!میری ایک قرارداد out of turnپیش ہونی تھی جس کے لئے مجھے وقت دیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک!آجائے گی وہ قرارداد۔ ابھی آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ مجھے اپنی تحریک استحقاق کے حوالے سے پہلے گزارش کرنی تھی کہ میری ایک تحریک استحقاق pending ہے اور شاید آپ کے آفس میں موجود ہے جو آپ بات کر رہے ہیں بالکل اسی سے related ہے کہ 13 یا 18 قراردادیں اس ہاؤس سے پاس ہو چکے ہیں اور قانون کے تحت تین مہینے کے اندر متعلقہ ڈیپارٹمنٹ نے اس کا جواب دینا ہوتا ہے لیکن آج تک ان سات مہینوں کے اندر کسی بھی قرارداد کا کسی بھی محکمہ کی طرف سے کوئی بھی جواب جمع نہیں کروایا گیا۔ اسی حوالے سے میں نے ایک تحریک استحقاق دی ہوئی ہے تو اگر آپ اسے اپنے چیمبر میں دیکھ لیں اور مجھے اس کو present کرنے کی اجازت فرما دیں۔ اس ہاؤس کی sanctity کے لئے یہ ضروری ہے اور مجھے بڑا افسوس ہے کہ آپ بھی، جناب محمد بشارت راجا بھی اور باقی معزز ممبران بھی کئی دنوں سے بات کر رہے ہیں کہ اس ہاؤس کے استحقاقات کو سنجیدہ لینے کے لئے seriousness ہونی چاہئے جو کہ نہیں ہے جبکہ اس ہاؤس کو بالکل redundant بنا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! معذرت کے ساتھ جب ہاؤس میں بزنس آتا ہے تو وزرائے کرام اور نہ ہی concerned secretaries موجود ہوتے ہیں تو اس کو make sure کرنے کے لئے بھی اگر مجھے تحریک استحقاق کو present کرنے کی اجازت دیں تو یقیناً میں سمجھتی ہوں کہ شاید یہ بھی بہتر ثابت ہو سکے کہ جو اس ہاؤس سے بہت بالاتر لوگ ہیں انہیں ہم اس ہاؤس میں بلا سکیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سٹینڈنگ کمیٹیوں کے الیکشن میں حزب اختلاف کے ممبران کو اطلاع نہ دینا

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم معاملے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ آپ ماشاء اللہ بہت سینئر پارلیمنٹیرین ہیں اور مزید بھی یہاں پر ساتھی اور دوست سینئر پارلیمنٹیرین ہیں جو اس ہاؤس کا کئی مرتبہ حصہ رہ چکے ہیں۔ Being سپیکر بھی آپ سمجھتے ہیں

کہ ہاؤس کی تمام روایات کو لے کر چلنا ہم سب کی Joint responsibility ہے چونکہ ٹریژری بنچوں پر اور Speaker of the House پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور آپ سے زیادہ روایات کا امین کوئی نہیں ہو گا کیونکہ بطور سیاسی کارکن مجھے پتہ ہے کہ جب بیگم کلثوم نواز شریف کی وفات ہوئی تو آپ اور چودھری شجاعت حسین جنازے پر تشریف لائے اور آپ نے یہ ثابت کیا کہ روایات روایات ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! سٹینڈنگ کمیٹیوں کے الیکشن کے حوالے سے روایت ہے کہ ممبران کمیٹی کو اطلاع دی جاتی ہے۔ ان کا تعلق چاہے ٹریژری بنچز سے یا اپوزیشن بنچز سے ہو۔ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کا الیکشن ہوا لیکن اس ہاؤس کی اپوزیشن کے کسی ایک ممبر کو اطلاع نہیں دی گئی اور ہمیں یہ پتا چلا ہے "مجھے نہیں معلوم کہ یہ correct ہے یا نہیں" وزیر قانون فرما دیں گے کہ The Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre(PKLI) کا بل سٹینڈنگ کمیٹی برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن میں منظور کروایا گیا ہے جبکہ اپوزیشن کے ممبران کو الیکشن کی اطلاع دی گئی اور نہ ہی کمیٹی کی میٹنگ کی اطلاع دی گئی۔

جناب سپیکر! میں امید کرتا ہوں کہ آپ کے ہوتے ہوئے اس ہاؤس کی روایات bulldoze نہیں ہوں گی اور اگر اپوزیشن سے چُھپ چُھپا کر کام کرنے ہیں تو پھر کسی اور چیز کی کیا ضرورت ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس کا ایک serious notice لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے صرف یہ وضاحت کرنا چاہوں گا کہ معزز ممبر اسی کمیٹی کے ممبر ہیں اور یہ ممکن ہے کہ انہیں اطلاع نہ ہوئی ہو لیکن جب کمیٹی کا الیکشن ہوا تو اپوزیشن کے معزز ممبران باقاعدہ اس وقت موجود تھے کیونکہ ان کی حاضری موجود ہے۔ سٹینڈنگ کمیٹی کے جس اجلاس میں اس بل کو clear کیا تو اس میٹنگ میں بھی اپوزیشن کے ممبران موجود تھے تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ہم نے چُھپ چُھپا کر کچھ کیا ہے۔ آپ اسمبلی سیکرٹریٹ سے رابطہ کر کے اپنے ان ممبران

کے نام لے لیں جو اس کمیٹی کی میٹنگ میں موجود تھے۔ اگر وہ موجود تھے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ پھر یہ اعتراض نہیں بنتا لیکن میں مزید ایک بات آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے باوجود ابھی اس کمیٹی کی رپورٹ lay ہو رہی ہے تو یہ lay ہو جائے اور جیسے میں نے آپ کی خدمت میں پہلے عرض کیا ہے کہ اگر آپ حکم دیں گے تو پھر بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر، اگر انہیں کسی بات پر اعتراض ہے تو اس میں consensus develop کیا جا سکتا ہے اور کوئی ایسی پریشانی کی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! میرا خیال ہے کہ ایسے کریں کہ اس بل کے حوالے سے ان کی تجاویز اور ترامیم جو بھی ہوں وہ شامل کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ وزیر قانون نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس پر بات کر دی ہے تو گزارش یہ ہے کہ کیا جس دن الیکشن تھا۔

Mr Speaker! The day of election, another agenda was put on that and whether that was circulated?

جناب سپیکر: بات ہو گئی ہے کہ آپ کے بغیر یہ بل پاس نہیں ہو گا۔ انشاء اللہ اس بل میں آپ کی تجاویز شامل ہوں گی۔ جناب محمد ارشد ملک کی قرارداد چونکہ out of turn لینی ہے تو مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ ابھی تیار نہیں ہوئی کیونکہ out of turn قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز suspend کرنے ہوتے ہیں اس لئے اس کو کل لے آئیں گے۔

اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر پری بجٹ بحث ہے۔ بحث کا آغاز وزیر خزانہ کی تقریر سے شروع ہو گا اور جو ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کے پاس بھجوا دیں۔ کیا متعلقہ سیکرٹری صاحب آ گئے ہیں؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قواعد کے مطابق پری بجٹ بحث
کے دوران سیکرٹری خزانہ کو آفیشلز گیلری میں لانے کا مطالبہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ رولز میں لفظ shall ہے کہ جب concerned secretary shall be present in the gallery اور میرے لئے وزیر خزانہ بڑے محترم ہیں جو کہ تشریف فرما ہیں لیکن ان کے سیکرٹری صاحب نہیں ہیں جبکہ آپ کی رولنگ بھی ہے اور رولز میں بھی لفظ shall استعمال کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پری بجٹ بحث میں سیکرٹری کا از خود ہونا بڑا ضروری ہے اور رولز کے مطابق بتائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اجلاس کی کارروائی باقاعدہ رولز کے مطابق ہو گی لیکن میری صرف استدعا یہ ہے کہ وزیر خزانہ اپنے خیالات کا اظہار کر لیتے ہیں تو جب اپوزیشن ممبران کی طرف سے بات ہو گی تو اس وقت تک سیکرٹری خزانہ یہاں پر موجود ہوں گے کیونکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ راستے میں ہیں اور اسمبلی آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! سیکرٹری صاحب چل پڑے ہیں؟ اب سارا ہاؤس اُن کا انتظار کر رہا ہے۔ دیکھیں وہ کتنے important ہیں۔ یہ بڑی زیادتی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں کہ آپ تحاریک التوائے کار take up کر لیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! ابھی ہم نے کچھ نہیں کرنا صرف انتظار کرنا ہے کیونکہ وہ تو سیکرٹری صاحب ہیں وہ جب تشریف لائیں گے تو ہاؤس کی کارروائی شروع ہو گی۔ آج تک یہ کبھی نہیں ہوا جو یہ سیکرٹری صاحب کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! آپ نے صحیح فرمایا آج گورنمنٹ کی طرف سے پری بجٹ بحث رکھی ہوئی تھی اور اس گیلری کا نام آفیشل گیلری ہے وہ اسی لئے ہے کہ یہاں جو بھی بزنس کسی بھی متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں ہو وہ اُس کے نوٹس لے اور اُس کے بعد اُس پر ایکشن ہو۔ ہاؤس میں جو سب سے اہم کام ہوتا ہے وہ بجٹ کا پیش ہونا ہے۔ بجٹ بحث ہوتی ہے یا پری بجٹ بحث ہوتی ہے جس میں ایم پی ایز اپنی تجاویز اگلے بجٹ کے لئے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس آفیشل گیلری میں کبھی بھی کوئی ذمہ دار آفیسر موجود نہیں ہوتا اور آج دیکھیں آپ کا اتنا سیاسی کیریئر ہے اور آپ یہاں دیکھ رہے ہیں---

جناب سپیکر: جناب محمد سعید اکبر! آپ کی بات صحیح ہے۔ جناب محمد بشارت راجا! میرا خیال ہے سیکرٹری صاحب پتا نہیں کتنی دور سے آ رہے ہیں پھر اُن کی خاطر ہم کیوں ادھر بیٹھے رہیں۔ ہاؤس کو کل تک کے لئے ملتوی کر دیتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس کا اور تو کوئی حل نہیں ہے۔ یہاں یہ حال ہے اور ساری ذمہ داری صرف اس ایک شخص پر آتی ہے۔ کل پورے 9:00 بجے اجلاس ہو گا اب اجلاس کل 8-مارچ 2019 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔